ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

مترجم و ناشر حافظ عبدالحق صاحب مدرس

15
44

جو صحابہؓ پر تنقید کرے
وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اللہ فی اصحابی۔ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضاً فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ (مشکوٰۃ شریف ص۵۵۴، بحوالہ ترمذی)

ترجمہ اللہ سے ڈرو میرے اصحابؓ کے بارے میں۔ اللہ سے ڈرو میرے اصحابؓ کے بارے میں میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنالینا جو ان سے محبت رکھے گا تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے انہیں محبوب رکھے گا۔ اور ان سے بغض رکھے گا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان کیساتھ بغض رکھتا ہوگا جس نے انہیں دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا اس نے اللہ کو دکھ دیا تو قریب ہے کہ اللہ اس پر گرفت کرے اللہ کے رسولؐ تحریری انداز میں فرماتے ہیں کہ میرے بعد میرے صحابہؓ کو نشانہ نہ بنانا بصورت دیگر لازمی نتیجہ اللہ کی گرفت میں آنا ہوگا۔

اب بھی اگر کوئی صحابہؓ پر تنقید کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔ اے اللہ! ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور ان کے بغض سے بچا۔ اور جو تیرے رسولؐ کے صحابہؓ پر تنقید کرے اور ان پر بہتان تراشی کرے اس پر لعنت فرما۔ آمین

میاں محمد صدیق مغل،
مجلس تحفظ ناموس صحابہؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الحدیث حضرت مولانا

مفتی محمود

صاحب مدظلہ تعالیٰ

ناظم عمومی رجسٹرڈ سیکرٹری، کل پاکستان جمعیۃ علمائے اسلام وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے

افکار، عزائم، کارنامے

نگہ بلند، سخن دل نواز جاں پرسوز — یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لئے

ارشادات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً مصلیاً

- ہر کلمہ گو مسلمان اگر دینی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ اسلامی آئین حیات اور اسلامی نظام معیشت کے نفاذ کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرے۔
- آئین میں مسلمان کی تعریف کا تعین نہایت ضروری ہے اس طرح اگر ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کی حفاظت نہ کی گئی تو ملک میں پائیدار امن کبھی قائم نہیں ہوگا اور نہ ہی وطن عزیز کو استحکام نصیب ہوگا۔
- پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا برسر اقتدار اکثریتی جماعت کا بھی یہ نعرہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے مگر وہ آئین میں اسلام کو مملکت کا سرکاری مذہب قرار دینے پر رضامند نہیں
- مصر اور لیبیا اسلام کے نام پر عالم وجود میں نہیں آئے مگر ان کے آئین میں اسلام کو مملکت کے سرکاری مذہب کی حیثیت حاصل ہے تو پاکستان میں اس سے فرار کیوں؟

کارنامے

- شراب بنانے فروخت کرنے اور پینے پلانے پر مکمل پابندی عائد کردی۔
- اردو کو حکومت صوبہ سرحد کی سرکاری زبان قرار دیا گیا۔
- کسانوں کو تقاوی پر سود معاف کر دیا گیا۔
- بلاسود قرضے جاری کرنے کے احکام صادر کئے
- مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ صوبہ سرحد کو بلاسود قرضہ دے تاکہ سودی کاروبار کو عملاً ختم کر دیا جائے۔
- مسلمانوں کے مبارک دن جمعہ کو یوم تعطیل قرار دیا جائے
- یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے قرآن مجید ناظرہ اور نماز باترجمہ کی استعداد شرط لازم قرار دی۔
- عربی کو لازمی مضمون قرار دے دیا گیا۔
- عورتوں کو بے پردہ بازاروں میں گھومنے پھرنے سے منع کر دیا گیا۔
- سرکاری ملازمین کے لئے قمیض شلوار لازمی لباس قرار دیا گیا۔
- جہیز پر پابندی لگا دی گئی تاکہ نادار لوگ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔
- قمار بازی اور جوئے پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی۔
- اپنی خدمات حکومت صوبہ سرحد کو بلا تنخواہ پیش کیں۔ بحیثیت وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد حضرت مفتی صاحب نے تنخواہ لینے سے انکار کر دیا اور صرف ایم این اے کی حیثیت سے جو الاؤنس میسر آتا ہے اسی پر قناعت فرمائی۔

دیگر ذمہ داران حکومت کو چیلنج

- اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ حکومت صوبہ سرحد کی انتظامیہ یا پولیس کی رائفل سے ایک گولی بھی کسی مزدور یا کسان یا عوام کے کسی فرد کے خلاف نکلی ہو تو میری حکومت مستعفی ہو جائیگی
- ہم صوبہ سرحد میں کسانوں اور مزدوروں کو سہولتیں دیں گے اور مرکزی حکومت کی اصلاحات کو برقرار رکھتے ہوئے جس قدر ہمارے بس میں ہوگا ہم مزدوروں اور کسانوں سے ہمدردی کریں گے اور ان کے مسائل ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

عزم نو کیلئے پکار

ہر مسلمان جمعیۃ علمائے اسلام کارکن اور پاکستان میں اسلام ۵ کے نظام عدل و مساوات کی تحریک کا پرجوش سپاہی اور اس کا بے ثبوت کارکن بن سکتا ہے۔

مقاصد

- پاکستان میں اسلام کا عادلانہ نظام کا نفاذ۔
- قرآن و سنت کے مطابق قانون بنانا۔
- پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لئے عوام کو متحد و منظم کرنا
- کسانوں، مزدوروں اور غریب عوام کے حقوق کی حفاظت
- دنیائے اسلام کی یک جہتی اور اتحاد کے لئے کوشش کرنا۔

جمعیۃ علمائے اسلام میں شامل ہو کر
زیادہ سے زیادہ فعال اور موثر بنائیں،

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

شعبہ اشاعت جمعیۃ علماء اسلام [illegible]

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
مرتب:۔ محمد حنیف ندیم سہارنپوری

صراحات

احمد حسین کمال

عالمی سیاست کا نیا رُخ

امریکی صدر نے گذشتہ سال چین اور روس کا دورہ کیا اور اب شمالی ویٹ نام اور شمالی کوریا کے ساتھ معاملات درست کرنے کی راہ پر گامزن ہیں، یورپ میں ایک طرف مغربی جرمنی، مشرقی جرمنی کے ساتھ بہتر تعلقات کے راستے تلاش کر رہا ہے اور دوسری طرف ۱۹۵۴ء میں پیش کردہ روسی تجویز کے مطابق مشرقی یورپ اور مغربی یورپ کے ممالک ایک دوسرے کے ساتھ مفاہمت کی میز پر بیٹھنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ارجنٹائن میں ۱۶ سال کا جلاوطن صدر واپس پہنچ گیا ہے۔ کیوبا کے ساتھ امریکہ کے تعلقات میں بہتری کی صورت نکل رہی ہے، اور اس طرح دوسری عالمی جنگ کے بعد مغرب و مشرق میں سرمایہ دار بلاک اور اشتراکی بلاک کے درمیان جو خطرناک کشمکش شروع ہوئی تھی وہ اب مفاہمت کے نئے دور میں داخل ہو رہی ہے، جہاں اختلاف محض نظریات کی حد تک رہ گیا ہے۔

اس سلسلے میں افسوسناک بات یہ ہے کہ جو ممالک سرمایہ دار امریکی بلاک کے تابع بن گئے تھے، امریکی سیاست کے اس موڑ پر وہ ایک حد تک حیران و بے بس سے نظر آرہے ہیں، جبکہ اشتراکی بلاک سے وابستہ ملکوں کو یورپ میں برابر کی پوزیشن مل رہی ہے۔

بہرحال عالمی سیاست کا پیش منظر تبدیل ہو رہا ہے اور ایک نئے دور کے آغاز کے سے حالات رونما ہوتے جا رہے ہیں

بڑے سرمایہ دار ملکوں اور بڑے اشتراکی ملکوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ اپنے ملکی مفادات محفوظ و برقرار رکھتے ہوئے ایسی حدود قائم کر لیں، جن کے اندر رہ کر وہ ایک دوسرے کے لئے براہ راست تصادم کا خطرہ نہ بنیں

اس کے ساتھ ساتھ یہ صورت حال بھی دیکھنے میں آرہی ہے کہ ایک [illegible] امریکہ اور دوسری طرف روس ایشیا اور افریقہ کے غیر مسلم ملکوں کو اپنے [illegible] کہ مسلمان ممالک دھیرے دھیرے [illegible]

ان دائروں سے علیحدہ رکھے جا رہے ہیں۔

اس طرح دنیا ایک ایسے مستقبل کی طرف بڑھ رہی ہے جس میں مسلمان ملکوں کی پوزیشن مخدوش ہو سکتی ہے۔

بین الاقوامی سطح پر چین کا رویہ ابھی تک واضح نہیں ہے، بلاشبہ اس کی اہمیت امریکہ اور روس کے بعد تمام دنیا سے زیادہ ہے۔ لیکن اس کی حیثیت ابھی تک روس کے مقابلہ میں ایک مخالف اشتراکی فریق سے زیادہ نہیں امریکہ روس کی پوزیشن کمزور بنانے کے لئے اس بات کا خواہاں ہو سکتا ہے کہ بعض ایشیائی ممالک چین کے ساتھ دفاعی معاہدوں میں شامل ہو جائیں، اس لئے کہ سرمایہ دارانہ نظام کے بقاء کی آخری امید اس امکان پر ہی قائم ہے کہ مستقبل میں اشتراکی ممالک دو حریف طاقتوں میں تقسیم ہو کر باہم برسرپیکار رہیں اور ختم ہو جائیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ عناصر جو کل تک چین وغیرہ اشتراکی ملکوں کے نام تک سے چڑتے تھے، اب بعض ایشیائی و مسلمان ملکوں کو مشورہ دے رہے ہیں کہ چین کے ساتھ دفاعی معاہدہ کر لیں۔ تاہم ابھی تک چین نے کھل کر اپنے ارادوں کا اظہار نہیں کیا ہے۔

صورت حال کچھ بھی ہو، لیکن یہ حقیقت اب روز روشن کی طرح واضح ہو رہی ہے کہ امریکہ اور یورپ کے ممالک تیسری عالمی جنگ کی کشمکش سے خود کو بچائے رکھنا چاہتے ہیں اور اشتراکی ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر کے اشتراکی اثرات کے فروغ کو اپنے اپنے ملکوں سے دور رکھنے کی پالیسی اپنا رہے ہیں۔ گویا روس کے سابق وزیر اعظم خروشیف "بقائے باہم" کا نظریہ اب عالمی طاقتوں کی پالیسی بن رہا ہے۔

اس نئے سیاسی پس منظر میں مسلمان ملکوں کو کیا کرنا چاہیئے؟ اسلامی انقلاب کا داعیہ رکھنے والے ہر شخص کے سامنے سب سے بڑا سوال یہ ہی ہے۔

(باقی صـ۱۴ پر)

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

تجاویز و قرار دادیں

قاضی محمد سلیم ایڈوکیٹ سپریم کورٹ قانونی مشیر جمعیۃ علماء اسلام نے کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کا اعلان اپنے مکان پر منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مورخہ ۱۱/۱۲ ۲۲ جامعہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس کی صدارت جو صبح نو بجے سے بعد دوپہر ایک بجے تک جاری رہا، حضرت مولانا عبیداللہ انور نائب امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام نے کی۔ دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کی صدارت میں شروع ہوا اور رات کے ۳ بجے تک جاری رہا۔ دوسرے اجلاس میں حضرت درخواستی صاحب نے ایجنڈا پر شامل امور پر بحث کرنے کے لئے شوریٰ کے ممبران کو ان کی اہمیت سے آگاہ کیا اور بعد میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے۔

(۱) کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ نے آئینی معاہدہ میں جو کہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو جمعیۃ علماء اسلام نیشنل عوامی پارٹی اور پیپلز پارٹی کے علاوہ دیگر جماعتوں کے مابین ہوا، جمعیۃ علماء اسلام کے شامل نمائندے مولانا مفتی محمود صاحب کو اسلامی دفعات معاہدہ میں شامل کرانے کی مساعی پر ہدیہ تبریک پیش کیا اور جن جماعتوں نے ان کی تائید و حمایت کی ہے ان کا بھی شکریہ ادا کیا ہے۔

(الف) جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ اس بات پر بھی اطمینان کا اظہار کرتی ہے کہ پارلیمانی وفاقی نظام کو معاہدہ میں قبول کر کے وزیر اعظم کو اسمبلی کے سامنے جوابدہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ لیکن مجلس شوریٰ معاہدہ میں وزیر اعظم کو تحفظ دیتے ہوئے عدم اعتماد کے طریق کار کو سنگین اور مشکل بنانے کے لئے مشمولہ دفعات کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اسے جمہوری روایات کے سراسر منافی قرار دیتی ہے۔

(ب) مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام آئینی مسودہ میں ایوان بالا کو دیئے گئے اختیارات کو خلاف انصاف قرار دیتی ہے۔ کیونکہ اس سے صوبوں کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت نہیں ملتی اور ایوان بالا کا مقصد وجود ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) ملکی و ملی مصالح کی خاطر مجلس شوریٰ آئینی معاہدہ رد تو نہیں کرتی لیکن قومی اسمبلی میں اپنے نمائندگان کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو مستقل آئین میں شامل کرانے کے لئے مساعی تمام جاری رکھیں۔

(الف) وزیر اعظم (چونکہ وہ آئینی معاہدہ کے تحت ملک کا سربراہ ہوگا) کے لئے بھی مسلمان ہونے کی شرط کو لازمی قرار دیا جائے۔

(ب) عدم اعتماد کی دفعات کو جمہوری اصولوں کے مطابق بنایا جائے۔

(ج) ایوان بالا کو متعلقہ صوبوں کے حقوق کے تحفظ کی حد تک مؤثر اختیارات دیئے جائیں۔

(د) وفاقی اور متوازی قانون سازی کی فہرستوں پر نظر ثانی کی جائے تاکہ صوبائی خود مختاری کا تحفظ ہو سکے اور جس کے نتیجے میں تمام صوبوں کے عوام مطمئن ہو سکیں، ملکی سالمیت کے لئے مکمل اطمینان کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھ سکیں۔

(۳) پاکستان کی سروسز میں شامل افراد کی ملازمتوں کو آئینی تحفظ دیا جائے اور تمام پاکستان سروسز کے ملازمین جو صوبوں میں ملازمت کریں وہ متعلقہ صوبائی حکومت کے ملازم تصور ہوں۔

(۴) جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ چونکہ آئینی معاہدہ کی شامل اسلامی دفعات پر اطمینان کا اظہار کرتی ہے وہاں تمام پارلیمانی گروپوں سے تعاون کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ پاکستان کے مستقل آئین میں عقیدہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ دلائے۔

قرار دادیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ جس کی صدارت حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب نے فرمائی ایک قرارداد کے ذریعہ یہ مطالبہ کیا کہ آئینی معاہدہ کے مطابق سابقہ گورنروں کو مراعات دینے کی جو دفعہ شامل کی گئی ہے اسے فوری طور پر ختم کرنے کا اعلان کیا جائے، کیونکہ جمہوری روایات میں اس بات کا کہیں بھی ثبوت نہیں ملتا کہ سابقہ گورنروں کو بلاوجہ مراعات دی جائیں اور نہ ہی اقتصادی لحاظ سے پاکستان جیسا غریب ملک ان مراعات کا متحمل ہو سکتا ہے۔

(۲) بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے متعلق طے پایا کہ یہ مسئلہ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس عمومی کے سامنے پیش کیا جائے اور وہی مجلس اس مسئلہ کے متعلق اپنا قطعی فیصلہ کرے۔

بقیہ - صراحت

جمعیۃ کے عظیم مقاصد کی

انجام دہی کا تقاضا

جمعیۃ علماء اسلام کی موجودہ کامیابیوں کا صرف یہ ہی ایک رخ نہیں ہے کہ اس کے تعاون سے سرحد و بلوچستان میں حکومتیں بنی ہیں اور وہ آئین سازی میں ایک مؤثر کردار ادا کر رہی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی نے ایک نئے عہد کی بنیاد رکھی ہے۔ اور یہ ہی اس کا اہم ترین نفسیاتی پہلو ہے۔

پاکستان ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی دنیا بھر میں نئے سیاسی تغیرات ایک نئے عہد کے آغاز کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

ان حالات میں جمعیۃ کے رول کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ پاکستان میں نہیں بلکہ پورے ایشیا اور ساری دنیا میں اسلام کے غلبہ کے نئے امکانات تلاش کرنے کی ذمہ داری بہت بڑی حد تک جمعیۃ کے کندھوں پر آ پڑی ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ایک ایسی سیاسی طاقت کے طور پر ابھری ہے۔ جو ایک طرف مکمل اسلامی انقلاب کی علمبردار ہے تو اس کے ساتھ ہی دوسری طرف مذہب اور اسلام کے نام پر جاری استحصالی عمل ایک عرصہ سے جاری تھا۔ اس سے قطعی میرا اور اس کی شدید مخالف ہے۔

چنانچہ جمعیۃ وہ واحد مذہبی سیاسی جماعت ہے، جس کی طرف عام شہریوں کے علاوہ کسانوں اور مزدوروں کی نظریں بھی لگی ہوئی ہیں۔ اس کو ایک زبردست ترقی پسند جماعت ہونے کی شہرت بھی حاصل ہے۔ غرضیکہ اس وقت یہ ہی ایک جماعت جو بہ یک وقت مسلمانوں کی اسلامی امیدوں کا بھی مرکز ہے اور عوام کی اقتصادی اور معاشی توقعات کا بھی محور ہے۔

بلاشبہ جماعت کی یہ پوزیشن جہاں اس کے کارکنوں کے خلوص کا نتیجہ ہے وہاں اس کے دو قائدین یعنی مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی تدبر کوششوں اور سرگرمیوں کی بھی رہین ہے

چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کو نہ صرف پاکستان میں ایک اہم کردار ادا کرنا ہے بلکہ وقت آ رہا ہے کہ اسے عالمی سیاست میں بھی ایک زبردست رول انجام دینا ہوگا۔

اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ جمعیۃ کے کارکنوں کی ذہنی تربیت ہو، اور ان کا دائرہ عمل عوامی بنے

صوبہ سرحد ترقی کے نئے دور میں داخل ہوگیا

منتخب حکومت عوام کی حالت بہتر بنانے کیلئے دن رات کوشاں ہے

وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد مولانا مفتی محمود کا اخباری کانفرنس میں بیان

پشاور۔ صوبہ سرحد کی بحالی کے بعد ہماری آمدنی میں سالانہ سال اضافہ ہو رہا ہے وہ حوصلہ افزا ہے اور اب یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے صوبے کا میزانیہ ہر سال بڑھتا جائے گا اور ہم ترقیاتی اور تعمیری منصوبوں کے لئے زیادہ رقوم مخصوص کر سکیں گے۔ صوبے کی منتخب حکومت نے اپنے پہلے میزانیہ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے جو رقمیں مخصوص کی تھیں، ان کے نتائج برآمد ہونے کے بعد ہمارا صوبہ ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہوگا۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے پہلے ہفتے اخباری کانفرنس میں صوبہ سرحد میں ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا۔ اس پریس کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ ذیل ہے۔

ترقیاتی ادارہ

صوبہ سرحد کے اپنے خود مختار ترقیاتی ادارے نے جو حال ہی میں قائم کیا گیا ہے، اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ یہ ادارہ عوام کی بنیادی ضروریات کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے ساتھ ساتھ صنعتی اور زرعی ترقیات کی سکیمیں بھی شروع کرے گا۔

چینی کا کارخانہ

خزدانہ شوگر ملز کے لئے زمین حاصل کر لی گئی ہے۔ عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے۔ یہ کارخانہ بلجیم کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔ شکر سازی کی صنعت کے ماہرین کی ایک جماعت گنے و شیرہ کے لئے پشاور آنے والی ہے۔ اس منصوبے پر کوئی سات کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ جس میں ساڑھے تین کروڑ روپیہ کا زرمبادلہ خرچ ہوگا۔ اس کی تکمیل سے جہاں زمینداروں کو فائدہ ہوگا۔ وہاں بہت سے لوگوں کو روزگار بھی ملے گا اور اس سے صوبے اور ملک کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ یہ کارخانہ دو سال میں مکمل ہوگا

سیمنٹ کا کارخانہ

آپ کو معلوم ہوگا کہ صوبائی حکومت کوہاٹ میں اپنے خرچ سے ایک کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ اس منصوبے پر آٹھ کروڑ روپے سے زیادہ لاگت آئے گی۔ جس میں پانچ کروڑ روپیہ کا زرمبادلہ بھی شامل ہے۔ سیمنٹ کے اس کارخانے کی تکمیل سے ضلع کوہاٹ کے لوگوں کو روزگار حاصل ہونے کے علاوہ صوبے کے تین جنوبی اضلاع کی سیمنٹ کی ضرورت بھی پوری ہوں گی۔ اور اس کارخانہ سے صوبے کی مجموعی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

سوتی کپڑے کے کارخانے

سوات میں سوتی کپڑے کا ایک کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جس میں ۵۰۰ ۲ آٹھ اور ۵۰۰ ۲ کرگھے نصب ہوں گے۔ اس پر کوئی چار کروڑ لاگت آئے گی۔ اس میں دو کروڑ روپے کا بیرونی زرمبادلہ بھی شامل ہے۔ یہ کارخانہ دو سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ اسی طرح دیر میں بھی چار کروڑ روپے کی لاگت سے سوتی کپڑے کا ایک کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ یہ کارخانہ بھی دو سال کی مدت میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ٹیلہ کے بے خانماں لوگوں کے لئے بھی ایک کاٹن مل قائم کیا جا رہا ہے ان کارخانوں کے قیام سے لوگوں کو روزگار ملنے کے علاوہ سوتی کپڑے کی پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور ہمارا صوبہ اس میدان میں خود کفیل ہو سکے گا۔

کیمیاوی کھاد کا کارخانہ

صوبہ سرحد کا ترقیاتی ادارہ صوبے میں کسی موزوں مقام پر کیمیاوی کھاد کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اور اس پر کوئی آٹھ کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ یہ چار پانچ سال کی مدت میں مکمل ہوگا۔ اور اس کی بدولت ہمارے صوبے میں کیمیاوی کھاد کی کمی دور ہو جائے گی۔

فولاد کا کارخانہ

درسک سٹیل پلانٹ کے نام سے فولاد سازی کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی بھاپ سے پیدا ہونے والی بجلی کے سٹیشن کے قیام پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ اس پر ستر کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ اس رقم میں بارہ کروڑ روپے کا زرمبادلہ بھی شامل ہے یہ پاور سٹیشن تین چار سال کی مدت میں قائم کر لیا جائے گا۔

سوڈا ایش کا ایک کارخانہ قائم کرنے کی ایک تجویز بھی ہے۔ اس پر ۹ کروڑ روپے کی لاگت آئے گی جس میں سات کروڑ روپیہ زرمبادلہ بھی آئے گا شامل ہے۔

بین بجلی

کاغان، سوات، چترال، دیر اور کوہستانی علاقوں میں بن بجلی پیدا کرنے کے بڑے وسائل ہیں۔ سرحد کا ترقیاتی ادارہ ان علاقوں میں بن بجلی کے چھوٹے چھوٹے پاور ہاؤس قائم کرنے کا ایک منصوبہ بنا رہا ہے۔ اس منصوبے پر لاگت بھی کم آئے گی اور اس کی بدولت تمام علاقوں کو بجلی مہیا ہو سکے گی۔ موجودہ پروگرام کے تحت آئندہ دو سال کے اندر ان علاقوں میں ایک سو بیس دیہات کو بجلی فراہم کی جائے گی۔ مذکورہ منصوبے کے تحت ایک ہزار پانچسو (۱۵۰۰) دیہات کو بجلی مہیا کی جا سکے گی۔ جس کے بعد ان علاقوں میں زندگی کی جدید سہولتوں سے بہرہ مند ہونا آسان ہوگا۔

کان کنی

مذکورہ ترقیاتی ادارہ کان کنی کے شعبے کو فعال بنانے کے سلسلے میں ضروری قدم اٹھایا جا رہا ہے اب پالیسی یہ بنائی گئی ہے کہ آئندہ صوبہ سرحد کی کانوں کے خام مال کو باہر بھیجنے کی بجائے مقامی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے اور ایسے متعدد پلانٹ لگائے جائیں گے جو ہماری معدنیات کو صاف ستھرا کر کے ان سے معدنی مصنوعات تیار کریں گے۔

صوبہ سرحد کو صنعتی بنانے کا پروگرام مسلسل جاری رہے گا۔ ہم اس صوبے میں ان صنعتوں کو خاص طور پر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جن کا خام مال یہیں پیدا ہوتا ہے اور جن سے پورے پاکستان کی معیشت میں ایک خوشگوار انقلاب آ سکتا ہے۔

آب پاشی

لیکن ہماری ترقی اور خوشحالی کی بنیاد زراعت کی ترقی پر ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ اس صوبے کی کم سے کم ۷۵ فیصدی زمین غیر آبپاشی اور بارانی ہے۔ جہاں تک بارانی زمینوں کے لئے آبپاشی کے انتظام کا تعلق ہے تو آپ جانتے ہیں کہ آبپاشی کی بڑی بڑی سکیموں کا تعلق واپڈا کے ذریعے پہلے مغربی پاکستان کے ہاتھ میں تھا، اور اب مرکزی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ گومل زام کا منصوبہ بنیادی طور پر منظور ہو چکا ہے۔ اس کے ابتدائی اخراجات کے لئے صوبائی حکومت اپنے میزانیہ سے رقوم مخصوص کرتی ہے۔ لیکن جہاں تک پورے بند کی تعمیر کا تعلق ہے وہ واپڈا کے ہاتھ میں ہے اور واپڈا مرکزی حکومت کی تحویل میں ہے، لہذا میں اس موقع پر آپ کی وساطت سے مرکزی حکومت پر زور دوں گا کہ وہ اس منصوبے پر جلد سے جلد کام شروع کرے۔ اس منصوبے کی لاگت مرکزی حکومت آسانی کے ساتھ برداشت

کر سکتی ہے۔ اور اگر وہ یہ رقم صوبائی حکومت کو دے اور ہمیں اس منصوبے کی تعمیر کا کام سونپ دے تو ہم بہت جلد اس کی تعمیر کر دیں گے۔ ہماری پاس افرادی قوت اور انجینئرز کی کمی نہیں، کمی صرف سرمائے کی ہے۔ اس بند کی تعمیر سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی لاکھوں ایکڑ زمین بھی سیراب ہو گی، جو مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہیں۔ اور جن کی فلاح بہبود کا وہ دعویٰ بھی رکھتی ہے۔

چشمہ رائٹ بنک کینال

آبپاشی کا دوسرا بڑا منصوبہ چشمہ بنک کینال ہے۔ اس کے لئے ہمیں نہر کھودنا ہے۔ دوسرا بڑا منصوبہ چشمہ بنک کینال ہے اور ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں۔ لیکن ابھی تک اس سیراج سے رائٹ بنک کینال کو پانی کی مقدار کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ ہم نے جس مقدار کا مطالبہ کیا ہے وہ کم سے کم اور بالکل جائز ہے خصوصاً جب دریائے سندھ کا پانی چاہے وہ کہیں سے بھی گذرتا ہو، اور اس کا خصوصاً ڈیم یا سیراج کہیں بھی تعمیر ہو، صوبہ سرحد پانی کا سب سے بڑا اور پہلے مستحق ہے دریائے سندھ میں اٹک کے پاس کابل کا دریا گرتا ہے، جس کا پانی صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں کے اپنے برفانی پہاڑوں اور چشموں سے آتا ہے اور اس میں ہمارے مختلف اضلاع میں سے گذرنے والے اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے دریا گرتے ہیں۔ یہ سارا پانی دریائے سندھ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اگر صرف دریائے کابل کا پانی ہمیں چشمہ کے مقام پر واپس کیا جائے تو ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ ایک ستم ظریفی ہے کہ جو صوبہ پانی کا منبع ہے۔ اس کی ۸۵ فیصد زمین پانی نہ ہونے کی وجہ سے بنجر پڑی ہے۔ ہمیں رائٹ بنک کینال سے مطلوبہ مقدار میں پانی دیا گیا اور نہ دینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی تو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی پندرہ لاکھ ایکڑ زمین سونا اگلنے کے قابل ہو جائے گی۔ جس سے نہ صرف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور متصل قبائلی علاقوں کی حالت میں نہایت خوشگوار انقلاب آئے گا اور نہ صرف صوبہ سرحد کی آمدنی اور دولت میں اضافہ ہوگا بلکہ پورے پاکستان کی معیشت پر بھی اس کا نہایت اچھا اثر پڑے گا۔ اس لئے پاکستان کے تمام صوبوں کو مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرنا چاہیئے کہ وہ ہمارے مطالبے کو تسلیم کرے اور چشمہ رائٹ بنک کینال اور گومل زام کے سلسلے میں ہمیں ضروری امداد جلد سے جلد دے۔ صوبہ سرحد سے مرکزی حکومت کو خطیر آمدنی ہوتی ہے۔ اس لئے مرکزی حکومت کا اپنا فائدہ بھی اس میں ہے کہ وہ صوبہ سرحد کو ترقی دینے کے سلسلے میں غیر معمولی دلچسپی

پیہور کینال

پیہور کینال کے لئے تربیلہ کی اتھارٹی نے سروے مکمل کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے صوابی کی بنجر زمین کا بہت بڑا رقبہ سیراب ہوگا تاہم ان کاموں پر چند سال لگیں گے۔ البتہ اس دوران صوبائی حکومت آبپاشی کی چھوٹی چھوٹی سکیموں اور ٹیوب ویلوں کا کام تیزی سے جاری رکھے گی۔ تاکہ ہمارا صوبہ جلد سے جلد خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہو جائے۔

میں ایک دفعہ پھر مرکزی حکومت کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ صوبہ سرحد میں آبپاشی کی سہولتوں کو عام کرنے کے بے شمار دیگر قومی فوائد کے علاوہ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب صوبہ سرحد خوراک کے معاملے میں خود کفیل یا فاضل بن جائے تو مرکزی حکومت کو بیرونی ملکوں سے غلہ منگانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ہم دوسروں کی محتاجی سے نجات پائیں گے اور غلے کی درآمد پر صرف ہونے والے زرمبادلہ کو زیادہ مفید کاموں میں صرف کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ غلے کے معاملے میں کسی تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا

کوٹ ادّو سے بجلی

پچھلے دنوں راولپنڈی میں گورنروں کی کانفرنس میں کوٹ ادّو سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں تک بجلی کی لائن جلد پہنچانے کی ضرورت کا احساس کیا گیا۔ مجھے امید ہے کہ واپڈا اب اس کام میں مزید تاخیر سے کام نہیں لے گا اور اسے ایک اہم ترین قومی فرض سمجھ کر توقع سے جلد مکمل کیا جائے گا کیونکہ بجلی نہ ہونے کی وجہ سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ضلع میں بہت سے ٹیوب ویل کام نہیں کر رہے ہیں۔ جو نئے ٹیوب ویل کھودے جا رہے ہیں، ان کے لئے بھی بجلی کی بے انتہا ضرورت ہے۔ اب جبکہ آبپاشی فارمولا کے مطابق بیطے پایا ہے کہ بجلی اور گیس کے معاملے میں ان صوبوں کی ضروریات کو مقدم رکھا جائے گا۔ جہاں ان کا منبع ہو۔ ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ بجلی کے معاملات میں ہماری ضروریات کی طرف اولین فرصت میں توجہ دی جائے۔

زراعت و دیہی ترقی

فیصلہ کیا گیا کہ اس سال سولہ لاکھ ایکڑ زمین میں گندم بوئی جائے گی۔ ہماری گندم کی سالانہ ضرورت نو لاکھ ٹن ہے اور ہم ابھی تک صرف چار لاکھ ٹن پیدا کرنے کے قابل ہو سکے ہیں۔ باقی گندم ہم باہر سے خریدتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے کروڑوں روپے سالانہ صوبے سے باہر جاتے ہیں۔ اگر ہم گندم کے معاملے میں خود کفیل ہو جائیں تو کروڑوں روپے کی یہ رقم اسی صوبے میں رہے گی اور ظاہر ہے کہ اس سے عوام خصوصاً زراعت پیشہ طبقے کی آمدنی میں اضافہ ہوگا صوبائی حکومت نے اس فصل ربیع میں چھ لاکھ ٹن گندم پیدا کرنے کی حد مقرر کی ہے اور زمینداروں کو ہر قسم کی سہولتیں دینے کا انتظام کیا ہے۔ ۲۳ ہزار من ترقی یافتہ بیج پنجاب سے حاصل کیا گیا ہے۔ جو اضلاع کے مراکز میں تقسیم کیا گیا ہے جو ضرورت کے مطابق تقسیم کیا جا سکتا ہے مصنوعی کھاد کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چھ ہزار من بیج صوبے کے اندر تیار کیا گیا ہے اور رواں مالی سال میں کاشتکاروں کو امدادی نرخوں پر ۶۲۰۰ ٹن کیمیاوی کھاد مہیا کی جائے گی۔ جس پر حکومت ۵۸ لاکھ روپیہ خرچ کرے گی۔ ٹیوب ویل اور نہروں کو جاری رکھنے کا اہتمام ہو رہا ہے۔

اس کے علاوہ مختلف قرضہ دینے والی ایجنسیوں سے آسان شرائط پر قرضہ بھی مل سکتا ہے۔ صوبائی حکومت بھی کاشتکاروں کو بیج کے طور پر ایک کروڑ سے زیادہ بطور قرضے رہی ہے اور حکومت نے گندم کی فصل کو کیڑوں اور بیماریوں سے بچانے کے لئے بھی انتظام کیا ہے فصلوں کو امراض سے بچانے پر ۴۲ لاکھ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے مجھے امید ہے کہ ہمارے صوبے کے زمیندار اس مہم کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھیں گے اور اس کام کو ایک جہاد سمجھ کر کریں گے۔ میں متعلقہ محکموں کے چھوٹے بڑے کارکنوں سے بھی یہ کہوں گا کہ وہ اس مہم کو کامیاب بنانے کی خاطر نہ صرف اپنا فرض بحسن و خوبی انجام دیں تاکہ ذاتی شوق اور جذبہ سے کام لیکر بھی زمینداروں کی امداد اور رہنمائی کریں۔

تعلیم

صوبہ میں تعلیمی سہولتوں میں توسیع کرنے کے سلسلہ میں بھی ایک جامع منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے امسال صوبہ میں ۱۸ نئے پرائمری سکول قائم کئے جا رہے ہیں۔ جن کے لئے نئی عمارتوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ ایک سو سے زائد تعلیمی اداروں کو پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی سکول کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ اور صوبے میں لڑکے اور لڑکیوں کے دس سے زائد نئے اسکول قائم کئے جا رہے ہیں، جن کے لئے نئی عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ کرک میں ایک نیا انٹرمیڈیٹ کالج، لکی میں ڈگری کالج، ہری پور میں ڈگری کالج اور کوہاٹ میں لڑکیوں کا ایک انٹرمیڈیٹ کالج قائم کیا جا رہا ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے کالج میں مزید چار مضامین میں ایم اے کی کلاسیں شروع کر دی گئی ہیں۔ پشاور یونیورسٹی میں ایک مرکز تخصیص قائم کر دیا گیا ہے۔ جس میں جیالوجی کے مضمون سے متعلق ریسرچ، عملی تجربہ، تعلیم اور تربیت اور دیگر سہولتوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ اس میدان میں صوبہ کو زیادہ سے زیادہ ماہرین مہیا ہو سکیں اور آگے چل کر صوبہ کی معدنی دولت سے بہتر طور پر استفادہ کیا جا سکے۔ نادار، غریب اور ذہین طلباء کو وظائف دینے میں حکومت نے فراخدلی سے کام لیا ہے اور رواں مالی سال میں ۳۳ لاکھ روپیہ کے وظائف دیئے جا رہے ہیں۔

شاعر انقلاب جناب جانباز مرزا کی حج کو روانگی

شاعر انقلاب جناب مرزا غلام نبی جانباز مدیر ماہنامہ تبصرہ لاہور امسال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے اور دوسرے حلقہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ جانباز صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ یہ سفر قبول فرمائے اور بخیر و خوبی واپس پہنچے عزم کے ساتھ ملک و ملت کی خدمت

ہم نے ہر طرح پاکستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی

لیکن پاکستان کے اصل دشمن اس کے دو ٹکڑے کرنے میں کامیاب ہو گئے

ٹانک سے چھ میل دور علاقہ بھٹنی اڈہ عمر میں وزیر اعلیٰ سرحد مولانا مفتی محمود کا خطاب

صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ جب پنیالہ عبدالخیل سے ٹانک اور وہاں سے چھ میل دور عمر اڈہ علاقہ بھٹنی پہنچے تو وہاں پر ان کا زبردست استقبال کیا گیا۔ جگہ جگہ آرائشی محرابیں لگائی گئیں تھیں۔ تقریباً ۱۲ بجے دوپہر جلسہ شروع ہوا۔ جلسے کی صدارت تحصیل ٹانک نیپ کے صدر یٰسین خاں نے کی۔ سپاسنامہ منظر خاں نے بھٹنی قوم کی جانب سے حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ مفتی صاحب نے جلسہ سے خطاب فرماتے ہوئے کہا، کہ میں آپ لوگوں کے جوش و خروش کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ یہ جوش آپ کا دین سے والہانہ محبت کا نتیجہ ہے جس کے لئے جمعیۃ کوشش کر رہی ہے۔

سپاسنامہ کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ ہم جہاں بھی جاتے ہیں محسوس کرتے ہیں کہ لوگوں کو مسائل نے گھیر رکھا ہے۔ دراصل ہمیں وسائل ورثہ میں ملے ہیں۔ پاکستان سے پہلے اور بعد ہمارے علاقہ کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ اب جبکہ اقتدار ملا ہے اس حالت میں کہ خزانہ خالی تھا، اس کے باوجود ہم کوشش کر رہے ہیں کہ بہت کم وقت میں لوگوں کی تکالیف دور ہوں۔ ہم اس کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپ لوگوں کے تعاون سے ہم اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔

انہوں نے فرمایا کہ لیاقت علی خاں کے بعد پاکستان میں ایسے لوگ اقتدار پر آئے جو دراصل پاکستان کے غدار تھے۔ انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا، ملک میں مارشل لاء پر مارشل لاء لگتا رہا اور اس طرح جمہوریت کو پامال کر دیا گیا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے نتیجہ میں جو لوگ اکثریت میں آئے۔ انہیں اقتدار سے محروم رکھا اور پاکستان کو دو ٹکڑے کر دیا گیا اور وہ عناصر جنہوں نے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کیا، ابھی تک دندناتے پھرتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو قتل کر دیا جائے اور پولیس اس کے قاتل کو ایک دو دن گرفتار نہ کر سکے تو لوگ پولیس کے خلاف جلوس نکالتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ عوام بالکل چپ ہو کر بیٹھ گئے ہیں اور وہی ہاتھ جو پاکستان کو دو ٹکڑے کر چکا ہے آج پھر کام کر رہا ہے۔ آج صوبائی تعصب پھیلایا جا رہا ہے پنجابیوں سے کہا جاتا ہے کہ پٹھان غدار ہیں اور پٹھانوں سے کہا جاتا ہے کہ پنجابی غاصب ہیں۔ مرکزی وزیر خود اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ سرحد میں شرارت کر رہے ہیں۔ وہ سوچے سمجھے صوبہ کے تحت سرحد میں بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ وہ شاید سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم صوبائی حکومت کو بدنام کر سکتے ہیں۔ میں انہیں آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ پہلے کی طرح اس دفعہ بھی انشاء اللہ اپنے اس ناپاک منصوبہ میں ناکام ہوں گے۔ ہمیں اقتدار عوام نے دیا ہے اور ہم اس وقت تک اقتدار پر رہیں گے جب تک عوام چاہیں گے۔

کہا جاتا ہے کہ جمعیۃ اور نیپ نے پاکستان کو دل سے قبول نہیں کیا، اور یہ لوگ غدار ہیں۔ عجیب بات ہے، جن لوگوں نے پاکستان کو دو ٹکڑے کر کے ختم کر دیا، وہ تو وفادار ٹھہرے۔ اور جن لوگوں نے پاکستان کو ایک رکھنے کی کوشش کی انہیں غدار اور دشمن کہا جاتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں میں خود دو تین مرتبہ مشرقی پاکستان گیا۔ وہاں ولی خاں بھی گئے ہوئے تھے۔ وہاں ہم نے مجیب کے ساتھ بات چیت کی اور پاکستان کو ایک رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر پاکستان کے اصل دشمنوں کا پروگرام یہ تھا کہ بات چیت کامیاب نہ ہونے پائے اور وہ اس کے لئے کوشش کرتے رہے۔ آخر وہی ہوا جو ان کا منصوبہ تھا۔ اس طرح پاکستان دو ٹکڑے ہو گیا جس وقت صدر بھٹو نے اقتدار سنبھالا، تو مجھے اور ولی خاں کو بلایا۔ ہمیں مرکزی حکومت میں شامل ہونے کی پیشکش کی گئی مگر ہم نے مارشل لاء ہٹانے اور صوبائی اسمبلی کی بحالی کی شرط پیش کر دی۔ اور کہا کہ اگر یہ ہو جائے تو ٹھیک ورنہ ہم اصولوں پر سودے بازی کے قائل نہیں ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں صوبائی حکومت خیرات کے طور پر دی گئی ہے اور مرکزی وزیر لوگوں کو یہ تاثر دیتے ہیں کہ مرکزی حکومت جب چاہے صوبائی حکومتوں کو ختم کر سکتی ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں یہ حکومت ہم نے بھیک میں نہیں لی۔ یہ ہمارا جمہوری حق ہے۔ اور اب جبکہ ہماری حکومت قائم ہے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس حق سے محروم نہیں کر سکتی۔ اگر عوام ہمیں پسند نہیں کریں گے تو ہم بخوشی حکومت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ آج میں مرکزی وزیروں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ یہاں آئیں اور ثابت کریں کہ ہماری گولی سے کوئی خود طالب علم یا استاد زخمی ہوا ہو، جبکہ پیپلز پارٹی کی دو صوبائی حکومتوں میں دن رات عوام پر گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ کتنے شرم کی بات ہے۔ وہ لوگ آج ہم پر الزام لگاتے ہیں جن کے اپنے منہ پر غریب عوام کا خون لگا ہوا ہے۔ ہمارے ہاں بھی ہڑتالیں ہوئیں۔ جی، ٹی، ایس والوں استادوں نے ہڑتال کی۔ مگر ہم نے ان کے ساتھ بھائیوں کی طرح بیٹھ کر تمام مسائل حل کئے۔ ایک مرکزی وزیر جو کہ صوبائی رابطہ کا وزیر بھی ہے، صوبوں میں شرارت پھیلا رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا اور آج بھی کہتا ہوں کہ ہم پیر زادہ کی بلائی ہوئی رابطہ کی میٹنگ میں شرکت نہیں کریں گے میں بھٹو صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ پیر زادہ سے صوبائی رابطہ کا محکمہ واپس لے کر کسی اور کو دے دیں۔

اس کے بعد جلسہ ختم ہوا اور شام کو واپس ٹانک پہنچ گئے

محمد ایوب خاں

ناظم جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ

ایک اشتباہ کا ازالہ

اخبار جنگ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۷۲ء صفحہ ۵ پر چند حضرات کی طرف سے ایک نئی جمعیۃ الانصار کے قیام کی خبر دیکھنے میں آئی۔ اس کی کمیٹی کے جن ارکان کے ناموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان میں ایک صاحب کا نام مولوی عبید اللہ سکھر بڑھ کر احباب کو اشتباہ ہوا کہ یہ فقیر ہے۔ چونکہ میرا نام بھی محمد عبید اللہ ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ کوئی اور صاحب ہیں فقیر کا اس نئی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

میرا رابطہ مودت اور تعلق جمعیۃ علماء اسلام سے ہے اور اللہ تعالیٰ تا دم آخر یہ رابطہ قائم رکھے۔ حضرات اکابرین جمعیۃ حضرت درخواستی دامت برکاتہم و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اس عہد میں کتاب و سنت و مسلک سلف صالحین پر گامزن ہیں اور یہ احقر ان کی خدمات دینی، ملکی ملی کو خراج تحسین عقیدت پیش کرتا ہے اور ان حضرات سے تعلق کو ذریعہ فلاح آخرت تصور کرتا ہے۔

(احقر محمد عبید اللہ سکھر)

جمعیۃ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تشکیل

مورخہ ۱۰ نومبر بروز بدھ دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں نئے انتخابات کے لئے جنرل میٹنگ ہوئی جس میں تمام کارکنان جمعیۃ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے فرمائی حضرت قاضی صاحب نے جمعیۃ کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ صرف اسلامی آئین کے لئے جد و جہد کر رہی ہے اور پارٹی اس لئے برسر اقتدار آئی ہے کہ لوگوں کی خدمت کرے اور اسلامی آئین کے لئے راہ ہموار کرے۔ اس کے بعد سٹی امیر شیخ عزیز الرحمٰن نے گذشتہ سال کی کارگزاری سنائی جس کے بعد ایوان نے سابقہ عہدیداروں کی خدمات پر اظہار اطمینان کیا اور ان کی مخلصانہ کارکردگی کو سراہا۔ بعد ازاں جدید عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ تمام ایوان نے اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا امیر شیخ عزیز الرحمٰن۔ نائب امیر چوہدری شیر خاں۔ ناظم اعلیٰ محمد ایوب کشمیر کلاتھ ڈیلر۔ ناظم حافظ محمد اشرف منیاری والے خازن ماسٹر غلام یٰسین سابق فزیکل سپروائزر۔

گذشتہ حکومتوں نے نظریۂ پاکستان کی حفاظت

فرنگی غلامی کا بوجھ آج تک ہمارے سروں پر مسلط ہے۔

قومی اسمبلی کے اجلاس میں مجاہد جمعیۃ

محمد حنیف

یہ تقریر مجاہد جمعیۃ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مدظ
اسلام و مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ محلہ کرتارپورہ راولپنڈی
"مسئلہ معاہدہ" تھا۔ لیکن مولانا نے ضمنی طور پر بہت سے اندر
ہم اس تقریر کو افادیت کے پیش نظر قدرے تاخیر سے قا
کر رہے ہیں ——— (ادارہ)

جناب صدر!

تین دن سے اس معزز ایوان میں اس ملک کی سلامتی اور بقاء کی خاطر سوچنے کے لئے پاکستان کے ذمہ دار حضرات تشریف فرما ہیں۔ اس اجلاس میں ہم نے اس معاہدہ کے بارہ میں اپنی اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے جو مسئلہ میں تجویز ہوا ہے۔

جناب والا!

دو پڑوسی ملکوں، دو متحارب قوتوں، دو نظریات رکھنے والے ممالک یا دو مذہبی قوموں کے درمیان جنگ ہونا اور اس کے بعد صلح ہو جانا ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حدیبیہ کے مقام پر صلح کرائی تھی۔ جو شرائط اس وقت پڑھی جا رہی تھیں، وہ بظاہر مستقبل کے لحاظ سے حضرات صحابہ کرامؓ کو ناگوار گذری تھیں، اور حضرت عمرؓ نے تو یہاں تک ناگواری کا اظہار کیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا۔ یہ کیسی صلح ہو رہی ہے۔ کیونکہ بظاہر صلح کی شرائط نامناسب نظر آ رہی تھیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے انہیں جواب دیا کہ یہ صلح رسولؐ خدا نہیں کرا رہے بلکہ خدا ہمیں حکم دیتا ہے

"اے میرے پیغمبر! یہ تمہارے دشمن اور یہ قریش مکہ اور یہ کافر تم سے لڑتے رہے ہیں اور آپ کو مکہ سے باہر نکال دیا ہے اور آپ کے آدمیوں کو شہید کیا ہے اور آپ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے ہیں۔ اگر وہ آپ کی طرف صلح کے لئے جھکتے ہیں تو آپ بھی صلح کیجئے۔"

لیکن آگے جو حکم قرآن پاک میں ہے۔ وہ ہمارے لئے سبق ہے فتوکل علی اللہ یعنی اس صلح پر بھروسہ نہ کر لینا اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہ بیٹھ جانا کہ تم آئندہ کے خطرات کو ٹالنے کے لئے کچھ نہ کرو، یعنی

با بر بہ علیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اس میں لگ جاؤ، جیسا کہ گذشتہ ۲۵ سال ضائع ہوئے

جناب والا!

اگر ہم نے اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق جب ۱۹۴۷ء میں اس ملک کی تقسیم کرائی اور اس ملک کا انتظام سنبھالا، اس وقت سے لے کر اس وقت تک ہم نے اپنی دفاعی اور انتظامی قوتیں اور بالخصوص اقتصادی قوتیں جس طرح ضائع کیں نہ کرتے تو آج ہمیں اس طرح صلح کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی، جو کہ یہاں تشریف فرما بعض بزرگوں کو ناگوار گذر رہی ہے۔

صوبہ سرحد میں پشتو میں ایک مقولہ ہے۔ جب بچے آپس میں لڑتے ہیں تو اپنی بہادری اور شجاعت جتانے کے لئے کہتے ہیں:۔

نہ تاخہ .....

یعنی کیا تمہیں، میں ہندو نظر آتا ہوں۔ ہندو کی بزدلی اور بے غیرتی پشتو زبان میں ضرب المثل ہے۔ جو قوم دنیا میں بزدلی کے لئے ایک مثالی تھی (آج اسے ہتو بنا دیا گیا ہے) گذشتہ ۲۵ سال میں ہم نے یہاں بیٹھ کر اس ملک کے ذمہ داروں، اس ملک کے مخالفوں، اس ملک کے کشتی بانوں اور اس ملک کے نظام کے ذمہ داروں نے اس ملک اور اس ملک کے درمیان منافرت پھیلائی انہوں نے اس نسخہ کو بہتر سمجھا۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنے گھروں میں تیاری کرتے ہم اس معاملے میں بالکل پھسڈی ثابت ہوئے اور بلا وجہ ڈینگیں مارتے رہے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ مسلمان روایتی طور پر شجاع اور بہادر ہے۔ وہ سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتا، اس کا عقیدہ ہے کہ اگر لڑائی میں زندہ رہے تو غازی کہلائیں گے۔ اور اگر مارے گئے تو شہید ہو جائیں گے۔ حضورؐ کے بعد جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس عقیدے کو تبدیل کیا کہ جہاد حرام ہے اور شہادت ختم ہے۔ یہ قطعاً باطل عقیدہ ہے (کوئی مسلمان بھی اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں، لیکن یہاں ایسے لوگوں کو کھلی چھٹی دی گئی)

ہمیں شملہ معاہدہ کی ضرورت اس لئے پڑی کہ ہمارے ملک کی تخلیقی قوتیں تمام کی تمام ضائع کر دی گئیں۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ ہمارا دشمن تو جہاز اور ٹینک بنا رہا ہے اور اب سنا ہے کہ وہ باقاعدہ بم بھی بنانے لگا ہے خدا کے معاملے میں خود کفیل ہو گیا ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں پیداواری قوتیں تمام کی تمام ضائع کر دی گئیں اور یہاں سوائے منافرت پھیلانے کے اور کچھ بھی نہیں کیا گیا اور ایک سوئی تک بنانے کا کارخانہ قائم نہیں ہوا۔ ہم ہر چھوٹی بڑی چیز کے لئے دوسروں کے محتاج ہیں اور یہی ہمیں کمزور کرنے کی تمہید ہے۔

مسئلہ معاہدہ میں اس ملک کے بقاء اور سلامتی کے لئے جو تجاویز رکھی گئی ہیں وہی اس وقت زیر غور آ سکتی ہیں۔ ہمارے ہاں عربی میں ایک مقولہ ہے۔

یعنی جس جد و جہد میں لگے ہو، اس سے جتنا کچھ نہیں مل سکتا ہے تو نہ ملنے کی خاطر جو مل رہا ہے وہ چھوڑ ابھی نہیں کرتے۔ یہ دنیا کا اصول ہے کہ جتنا کچھ بھی مل رہا ہے وہ لے لیں، اور اس کے بعد مزید جد و جہد کریں۔

ہمارے صدر محترم ہمارے ملک کے دفاع، قیام امن اور اس کی بقاء کی خاطر ایک فیصد حصہ اپنے پڑوسی ملک سے صلح کر کے لائے ہیں۔ باقی ۹۹ فیصد اس ملک کی سلامتی بقاء، خوشحالی و ترقی اور یک جہتی کے اسباب ہمارے ملک کے داخلی معاملات سے تعلق رکھتے ہیں

استحکام کیسے ہو؟

میں عرض کروں گا کہ ملک میں مستحکم، پائیدار اور دائمی امن تب رہ سکتا ہے کہ مندرجہ دو چیزیں ہوں۔

(۱) پہلی چیز یہ ہے کہ جو حکومت جس نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوئی ہو، وہ نظریہ اس ملک کے اندر قائم ہو اور حکومت اس نظریہ کی حفاظت اپنا فرض سمجھے۔ جیسا کہ ہمارا پڑوسی اور دوست ملک چین ہے۔ اس میں ان کا ایک نظریہ ہے جیسے روس۔ اس کا اپنا نظریہ کمیونزم ہے۔ ان ملکوں میں کرسی بدلتی رہتی ہے۔ وہاں کا کمانڈر انچیف تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جو بھی آتا ہے۔ وہ اس نظریے کی حفاظت اس ملک کے اندر ذرائع ابلاغ، تحریر و تقریر کی پالیسی کا تحفظ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ مگر افسوس تو اس بات کا ہے

اور ملکی بقاء و ترقی کے لئے ایک فی صد بھی کام نہیں کیا

بچوں کو طوطے کی طرح فرنگی تہذیب سکھائی جارہی ہے

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مدظلہٗ ایم این اے کا خطاب

ندیم سہارنپوری

لہ ایم این اے ناظم اطلاعات ونشریات کل پاکستان جمعیۃ علماء نے ۱۳ کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں کی تھی ۔ موضوع اگرچہ ی و بیرونی مسائل کی طرف حکومت کو متوجہ فرمایا ہے۔ اس لئے ین ترجمان اسلام اور اراکین جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں پیش

کہ پچھلے ۲۵ سال میں اس ملک کے ذمہ داروں نے جو ہلتے رہے، آتے رہے، جاتے رہے، آتے رہے، جاتے رہے۔ گمانہوں نے بابائے پاکستان محمد علی جناحؒ اور ان کی صف کے رفیق شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ یہ چہ بزرگ تھے، ان لوگوں کی تجویزوں، ان کی تمناؤں، ان کی تقریروں اور ان کے اعلانات کا کوئی احترام نہیں کیا گیا۔ یہ ملک اس لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ ہم (ہندو مسلم) شریک رہ کر برصغیر میں تجارتی صنعتی ملازمتوں میں، تعلیم میں، فوج میں اور ملک کے اندر اور باہر حقائق میں ہونے کے ساتھ برابر سہ کر اپنے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے۔ بلکہ گذشتہ پونے دو سو سال نے ثابت کر دیا کہ وہ ہمیشہ ایسے معاہدوں میں دغا دیتا رہا ہے۔ قیام پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ ہم ایک علیحدہ مسلم مملکت میں رہ کر اپنے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے اس پاکستان کو ایک مثالی مملکت بنائیں گے۔

لیکن افسوس ہائے افسوس کہ شہید ملت کے بعد جو لوگ (ملک کے اقتدار پر) قابض ہوئے۔ جو یکے بعد دیگرے آئے گئے، ان لوگوں نے اس ملک کے نظریے کی حفاظت اس کے تحفظ، اس کی ترقی کے لئے میں سمجھتا ہوں، ایک فیصد بھی کام نہیں کیا۔

جناب والا!

یہ نظریہ زندہ رہتا ہے آئین کے ساتھ۔ گذشتہ ۲۴ سالوں میں اس مملکت کو وہ آئین نہیں ملا جو قائد اعظم چاہتے تھے۔ اور جو شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ چاہتے تھے۔ اور جو دوسرے اکابر علماء و صوفیہ چاہتے تھے۔

تعلیم

جناب والا! نظریہ قائم رہتا ہے تعلیم سے۔ کتنی حیرت کی بات ہے کہ یہاں کے عوام اردو بولتے ہیں، پنجابی بولتے ہیں۔ سندھی بولتے ہیں۔ بنگالی، گوجری اور پشتو بولتے ہیں۔ لیکن ان کے مزاج، فطرت، نسبت اور ان کے گھریلو ماحول کو چھوڑ کر ملک کے اندر جو زبان اور طرز تحریر مسلط کیا گیا اور ان کو جس کا غلام بنایا گیا وہ انگریز ہیں (اور ان کی زبان انگریزی ہے)

صدر محترم! میں کچھ اپیل کے طور پر عرض کرتا ہوں اور ہر معزز رکن سے بھی عرض کروں گا کہ پاکستان ہمارے لئے ایک مقدس گھر ہے۔ خواہ وہ کراچی ہو، لاہور ہو، سندھ ہو، کوہاٹ ہو، سوات ہو، ہزارہ ہو یا کوئٹہ ہو۔ ہم اس گھر کے مکین ہیں۔ ہم اس کے والی وارث ہیں۔ اس گھر میں ایک بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ ہمارے بھائی اور ہمارے بچے آپس میں دست و گریباں ہو رہے ہیں (ان حالات میں) ہمیں اپنی ذاتی حیثیتوں کو چھوڑ کر اس گھر کے بارے میں سوچنا ہوگا (اشارہ ہے سندھ کے لسانی تنازعہ کی طرف)

آمدم برسر مطلب

میں یہ کہہ رہا تھا کہ ہماری اپنی زبان ہے۔ ہم نے اپنی ہی زبانوں کے خلاف جنگ لڑی، لیکن انگریزی کے خلاف جنگ نہیں لڑی۔ حالانکہ وہ یقیناً غیر ملکی سامراجی زبان ہے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ سندھی بھائی تو پھر اردو اور سندھی بولی لیتے ہیں۔ لیکن یہ انگریزی زبان تو باہر کی زبان ہے۔ اس کے خلاف ہم کیوں نہیں لڑتے، میں سمجھتا ہوں کہ باہر کی کوئی طاقت ہمیں اس وقت لڑا رہی ہے

صدر بھٹو کے ہاتھ

میں نے پہلے دن ملک کی خیر خواہی کی خاطر صرف اس لئے تحریک التوا پیش کی تھی کہ بعض کہتے ہیں۔ صدر محترم کے ہاتھ مضبوط کرو۔ میں نے کہا کہ ان کے ہاتھ تو پہلے ہی مضبوط ہیں اس کا نام ذوالفقار علی بھٹو ہے۔ ان کے پاؤں مضبوط کرنے چاہئیں۔ ان کے پاؤں تب مضبوط ہوں گے، جب ملک کے اندر ہڑتال، کسی قسم کے تنازعے اور احتجاج نہیں ہوں گے۔ چونکہ اب ایسا ہو رہا ہے۔ ملک میں انتشار ہے۔ بغاوت ہے، تو پھر اس ملک کے اندر کس کے ہاتھ مضبوط ہوں اور کس کے پاؤں۔

مثال

آپ کے سامنے لڑائی کی مثال موجود ہے۔ جب طلباء کسی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے میدان میں آتے ہیں تو وہ حکومت ختم ہو جاتی ہے۔ صدر ڈیگال کو دیکھ لیجئے۔ وہ مرد آہن تھا اور تاحیات صدر، مگر اندرونی خلفشار نے اس کی حکومت ختم کر دی۔ اس سے عبرت حاصل کرو۔ ملک کے اندر یک جہتی، اتحاد اور استحکام کے لئے سکون ضروری ہے ملک کی سالمیت کا تحفظ اور ترقی صرف معاہدہ شملہ کے نتیجے نہیں ہو سکتی۔ وہ تو ایک فیصد تجویز ہے۔ باقی ننانوے فیصد ترقی اور تحفظ کے ضامن ہمارے اندرونی معاملات ہیں۔

صدر محترم! ملک کی بقاء، تحفظ اور دفاع جس نظریے کے ساتھ ہوتا ہے وہ میں نے پیش کر دیا ہے۔

فرنگی غلامی کا بوجھ

جناب والا! فرنگی غلامی کا بوجھ آج تک ہمارے سروں پر مسلط ہے۔ بچے کو طوطے کی طرح فرنگی تہذیب سکھائی (اور پڑھائی) جا رہی ہے۔ آپ بچے سے تاریخ انگلستان پوچھیں وہ جانتا ہے۔ لارڈ میکالے کون تھا وہ بتا دیں گے لیکن آج ہمارے پاکستانی بچے اسکولوں میں جو تاریخ پڑھ رہے ہیں۔ اس کے پیش نظر آپ ان سے پوچھیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے شیر خدا (حضرت علی) کرم اللہ وجہہ اور دوسرے صحابہ کرامؓ حضرت مولانا شبیر احمدؒ اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ اور ان کے اسلاف نے تیرہ سو سال میں کیا کچھ کیا ہے وہ نہیں جانتے۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ میں اس معاہدہ شملہ کے ساتھ ساتھ اس طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے استحکام کی خاطر تعلیم کا نظام اور آئین دونوں کو اس مزاج کا بنایا جائے۔ جیسا کہ قائد اعظم اور ان کے اکابر رفقاء اور ہزاروں علماء جو تحریک پاکستان کے حامی تھے چاہتے تھے۔

(باقی آئندہ)

اخبار العالم

زرعی اصلاحات پر عملدرآمد تیز کیا جائے، صدر بھٹو

صدر ذوالفقار علی بھٹو نے ہدایات جاری کی ہیں کہ زرعی اصلاحات پر عملدرآمد کی رفتار تیز کی جائے اور پنجاب و سندھ میں سارا کام ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۲ء تک مکمل کیا جائے۔ جہاں تک بلوچستان اور سرحد کا تعلق ہے ہدائت کی گئی کہ ان صوبوں میں یہ کام ۳۱ر مارچ ۱۹۷۳ء تک مکمل کیا جائے۔

بھارت اپنی تیاریاں جاری رکھے گا

——— اندرا گاندھی

بھارت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے کہا ہے کہ بھارت نے ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ انہوں نے چین اور پاکستان کا نام لئے بغیر کہا کہ ہم اپنے دو پڑوسی ملکوں کو اپنا دوست نہیں سمجھتے

۱۲۵ عوامی لیگی لیڈر قتل کر دیئے گئے

بنگلہ دیش کے ایک سرکاری افسر نے جمعہ کے روز انکشاف کیا ہے کہ "آزادی" سے اب تک حکمران جماعت عوامی لیگ کے ۱۲۵ ارکان کو قتل کیا جا چکا ہے۔

فائرنگ سے ہلاک ہونے والے اے ایس آئی کی بیوہ کی امداد

ضلع سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے سرحد پولیس کے ایک اے ایس آئی کی بیوہ کے لئے ۱۰ ہزار روپے کے معاوضہ کا اعلان کیا ہے۔ اے ایس آئی حسن دین خان کل ضلع مردان کے گاؤں شیرا میں ایک مشکوک مسلح شخص کی فائرنگ سے ہلاک ہوا تھا۔ اس وقت مرحوم رات کی گشت کے بعد واپس لوٹ رہے تھے۔ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ میں کہا گیا ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس نے بیوہ کے لئے خاص گرانٹ کی سفارش کی ہے۔ اس کے علاوہ اسے گروپ انشورنس سکیم کے تحت بھی چار ہزار روپے ملیں گے۔

حسین کیخلاف سازش کے لئے لیبیا نے مالی امداد دی تھی

اردن کے شاہ حسین اور ان کے بھائی شہزادہ حسن بن طلال کو قتل کرنے کی جس سازش کا حال ہی میں انکشاف ہوا ہے۔ اس کے متعلق یہاں کے اخبار ڈیلی اسٹار نے لکھا ہے کہ اس سازش کے لئے مالی امداد لیبیا نے مہیا کی تھی۔

صورت حال میں تبدیلی کے لئے حقائق کو تسلیم کرنا ہوگا

ایبٹ آباد۔ آج یہاں صدر بھٹو نے لوگوں سے کہا کہ وہ بنگلہ دیش کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ وہ کسی حالت میں بھی پاکستان کے مفادات کو قربان نہیں کریں گے۔ صدر یہاں کمپنی باغ میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کے بارے میں آخری فیصلہ قومی اسمبلی کرے گی انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ میں اس مسئلہ پر جو بھی فیصلہ کروں گا، کیا وہ آپ کو منظور ہوگا۔ حاضرین کی بھاری اکثریت نے کہا کہ ہمیں منظور ہوگا۔ صدر نے کہا کہ میں عوام کے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے اسے قبول کروں گا۔ میں اس سلسلے میں کوئی ذاتی فیصلہ نہیں کروں گا بلکہ عوام کے منتخب نمائندے اور قومی اسمبلی کرے گی۔

صدر نے کہا کہ بنگلہ دیش کو تسلیم کرنا پاکستان کے مفاد میں ہوگا۔

جنگی قیدی قابو سے باہر ہو جائینگے

ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے دو مندوبین مسٹر ایم پی فتیارڈ اور ڈاکٹر ار رباچ نے ۱۳ر اکتوبر کو الہ آباد کے کیمپ ۳۵ میں پاکستانی جنگی قیدیوں پر کی جانے والی فائرنگ کے واقعہ کے موقع پر پہنچ کر جو تحقیقات کی تھیں اس کی رپورٹ کے متن سے مزید یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جنگی قیدیوں کے کیمپوں میں کشیدگی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس امر کا اندیشہ ہے کہ بہت جلد وہ دن آجائے گا، جب قیدی قابو سے باہر ہو جائیں گے اور مناسب فوجی نظم و ضبط برقرار رکھنا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا۔

ترکی میں مارشل لاء کی مدت میں توسیع

ترکی کی پارلیمنٹ نے گذشتہ روز مارشل لاء کی مدت میں مزید دو ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ پارلیمنٹ کے ایک مشترکہ اجلاس نے ترکی کے بڑے بڑے شہروں سمیت ۱۷ صوبوں میں مارشل لاء میں توسیع کی منظوری دے دی۔ اپریل ۱۹۷۱ء میں مارشل لاء کے اعلان کے بعد دسویں بار مارشل لاء میں توسیع کی گئی ہے

امریکی فوجی طیاروں کی پرواز پر پابندی

بھارتی حکومت نے اپنے ملک پر امریکہ کے فوجی طیاروں کی پرواز پر پابندی لگا دی ہے۔ بھارتی حکومت کی خصوصی اجازت کے بغیر اس قسم کی پرواز ممکن نہ ہوگی۔ یہ بات آج امریکی سفارت خانے کے ترجمان نے کہی۔

کیسنگر اور تھیو میں ملاقات

صدر نکسن کے مشیر خصوصی ہنری کیسنگر اور شمالی ویت نام کے مندوب ڈک تھیو نے کل خلاف معمول مختصر ملاقات کی

جمعیۃ لاہور کی مجلس عاملہ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کی مجلس عاملہ کا آئندہ اجلاس مورخہ یکم دسمبر بروز جمعہ بوقت ۱½ ۳ بجے جامعہ مسجد شیرانوالہ لاہور میں منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے لاہور کے جلسۂ عام کے لئے وقت و تاریخ کے تعین کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ دیگر امور و مسائل باجازت صاحب صدر۔

اسرائیل کی دو چوکیاں تباہ کر دی گئیں

شام کے توپ خانے نے زبردست گولہ باری کر کے اسرائیلی حملے کا جواب دیا اور جولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کی دو چوکیوں پر گولہ باری کر کے انہیں تباہ کر دیا۔

مشرقی جرمنی اقوام متحدہ میں مبصر ہو گیا

اقوام متحدہ میں آج مشرقی جرمنی کو مبصر کا درجہ دے دیا گیا۔ مشرقی جرمنی نے اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے کہ اسے عالمی ادارہ میں مستقل مبصر کی حیثیت سے شامل کر لیا جائے۔

شمالی ویتنام اور بنگلہ دیش نے ایک دوسرے کو تسلیم کر لیا

وزارت خارجہ کے ذرائع نے آج یہاں کہا ہے کہ شمالی ویتنام اور بنگلہ دیش نے ایک دوسرے کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے

اہم خوشخبری

امسال دارالعلوم جامعہ عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ ضلع ساہیوال کا داخلہ ۲۰ر شوال المکرم تا ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ جاری رہے گا امسال دارالعلوم جامعہ عثمانیہ کی فلاح و بہبود کے لئے دارالعلوم ہذا کا اہتمام الحاج حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب طارق خطیب جامعہ عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ کے سپرد کیا گیا ہے اور مولانا موصوف نے ترقی دارالعلوم ہذا کے پیش نظر دارالعلوم میں مزید ایک اہم شعبہ تجوید و قرأت کا اضافہ فرمایا ہے اور ماہرین فن تجوید و قرأت سے رابطہ قائم ہو چکا ہے۔

دارالعلوم جامعہ عثمانیہ میں مسافر طلباء کے لئے قیام و طعام کے علاوہ دیگر ضروری امور کی بھی رعایت رکھی گئی ہے دارالعلوم ہذا سے کامیاب ہونے والے طلباء کو دارالعلوم جامعہ عثمانیہ کے سالانہ جلسے پر دستار فضیلت و سند فراغت تقسیم کی جائیں گی۔

لہٰذا فن تجوید و قرأت میں مہارت تامہ پیدا کرنے والے طلباء کو چاہیئے کہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے جامعہ عثمانیہ میں داخلہ کے لئے جلد رابطہ قائم کریں۔

المشتہر

شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم جامعہ عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ ضلع ساہیوال

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

بیانات
قراردادیں
انتخابات

ضروری گذارش

خبریں، بیانات اور قراردادیں بھیجنے سے پہلے اس بات کا خیال رکھئے کہ وہ طویل نہ ہوں بلکہ مختصر سے مختصر کر کے ارسال کریں۔ بعض حضرات اپنے لمبے چوڑے بیانات میں کسی مسئلہ پر اپنی طرف سے پالیسی پر قلم اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ کسی مسئلہ پر جمعیۃ کی پالیسی کے متعلق بیان دینے سے قبل اکابر جمعیۃ کے بیانات کو پیش نظر رکھیئے۔ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ہم نے ایسے بیانات شائع نہیں کئے جو شائع کرنے بھی نہیں چاہیئں تھے۔ لیکن ان حضرات نے شکائتی خطوط لکھنا شروع کر دیئے۔ ہم ان سے دردمندانہ گذارش کرینگے کہ وہ مہربانی فرما کر احتیاط برتیں۔

پہلے بھی کئی دفعہ گذارش کی گئی ہے کہ جمعیۃ کا اخبار ترجمان اسلام ہفت روزہ ہے، جس میں تمام شاخہائے جمعیۃ سے آمدہ خبریں شائع نہیں ہو سکتیں، اس لئے انہیں مختصر کر کے شامل اشاعت کر دیا جاتا ہے جبکہ خبر ارسال کنندہ کا تقاضا ہوتا ہے کہ پوری کی پوری خبر دی جائے، جو ناممکن ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ خبر مختصر ارسال کی جائے۔ اس طرح ادارہ کا بوجھ بھی ہلکا ہوگا اور خبر بھی پوری آ جائے گی۔

(ندیم)

بھیرہ کی مرکزی عیدگاہ میں قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے ناظم عمومی حضرت مولانا جلال الدین صاحب نے بھیرہ کی مرکزی عیدگاہ میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ ان لوگوں کو بلند مناصب سے نوازا جا رہا ہے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اطہر میں صریحاً گستاخیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مولانا نے تقریر کے دوران عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قوم کو مسلسل جدوجہد اور عمل پیہم کی ضرورت ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اسلامی آئین کی آواز صرف چند علماء کی آواز نہیں بلکہ یہ صدا کوچہ کوچہ قریہ قریہ سے آ رہی ہے۔ بعض مفاد پرست عناصر ہر قسم کی اشتعال انگیزیاں کرتے رہتے ہیں، اور غلط قسم کی افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کو لڑانے کے لئے برانگیختہ کرنا یہ ملک کے باشندوں کے لئے ایک مذموم حرکت اور گناہ ہے۔ اب ہمیں اپنے ماضی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور تمام نہاد قسم کے لیڈر ایک بار پھر بھائی کا خون بھائی کے ہاتھوں بہانا چاہتے ہیں۔ ہم ایک پاکستان پر ایمان رکھتے ہیں۔ آخر میں قرارداد منظور کی گئی۔

یہ عظیم اجتماع حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ بھیرہ میں اہل تشیع کے نئے لائسنس اور جلوس پر پابندی عائد کرے۔ اور مزید سننے میں آیا ہے کہ بھیرہ میں شیعہ حضرات کا لائسنس بن گیا ہے۔ حالانکہ بھیرہ اہلسنت والجماعت کی اکثریت ہے۔ اگر شیعہ حضرات کا لائسنس جاری ہو گیا تو اہلسنت کے دل شدید مجروح ہوں گے اور فتنہ وفساد کا سماں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے اس لائسنس پر جلد از جلد پابندی لگائی جائے۔ سرزائیت کو اقلیت قرار دیا جائے ملک میں اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں۔

یہ بات نہایت خوش کن ہے کہ حکومت پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار دینے پر اتفاق ہو گیا ہے اور پاکستان کا صدر مسلمان ہوگا، اور مسلمان کی تعریف سورہ بقرہ کے مطابق ہوگی۔ ہماری جماعت اسلامی نظام کی داعی تھی، چنانچہ صوبہ سرحد میں قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جب سے وزارت اعلیٰ کا حلف اٹھایا ہے۔ صوبہ سرحد میں اکیس اسلامی اصول نافذ ہو چکے ہیں۔ جب تک ملک میں اسلامی قانون نافذ نہیں ہوتا، سکون نہیں مل سکتا۔ بھیرہ کی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے صوبہ سرحد میں کی جانے والی اصلاحات پر حضرت مفتی صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ہمارے فوجی بھائیوں کو اللہ تعالیٰ دشمنوں کے شر سے اپنی حفاظت میں رکھے۔

(قاری عبدالسلام انصاری بھیرہ)

پیرزادہ کے بیان کی مذمت

ٹنڈو آدم۔ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم کے سربراہ مولانا محمد عرفان قادری نے ایک بیان میں جناب عبدالحفیظ پیرزادہ کے اس بیان کی سخت مذمت کی جس میں انہوں نے مفتی محمود وزیر اعلیٰ سرحد کو چیلنج کرتے ہوئے نہ صرف غلط الزامات لگائے بلکہ انہیں یہ دھمکی دی کہ وہ انہیں زیادہ پریشان کر سکتے ہیں۔ قادری صاحب نے کہا کہ جناب پیرزادہ صاحب نہ صرف صوبائی رابطہ کے مرکزی وزیر ہیں بلکہ وہ وزیر قانون بھی مقرر ہوئے ہیں۔ اس لئے تحمل مزاجی اور بردباری سے کام لینا چاہیئے۔ قادری صاحب نے کہا کہ جناب پیرزادہ صاحب کو اپنے عہدہ پر اس قدر غرور نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ ہی یہ بھولنا چاہیئے کہ مفتی محمود بھی قومی اسمبلی کے کامیاب ممبر ہیں۔ علاوہ ازیں وہ دستور ساز کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔ انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وزیر غلط پالیسی کی نشاندہی کر کے صدر سے اس کے متعلق کوئی مطالبہ کریں اور پھر صوبائی رابطہ کے مرکزی وزیر کا خود بھی یہ کام ہے کہ وہ صوبوں سے مرکز کا جوڑ قائم رکھیں نہ کہ صوبائی گورنر یا وزیر اعلیٰ کو چیلنج کرتے پھریں۔ حال ہی میں آئینی بھونچال سے ملک کے عظیم بحران کو ختم کرنے کی مخلصانہ رائے ہموار ہو چکی ہے۔ اس آئینی سمجھوتہ میں کسی قسم کا تعطل پیدا کرنے سے ملک کو سنگین خطرات کا سامنا کرنا پڑ جائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو آدم آئینی سمجھوتے کا خیر مقدم اور جناب پیرزادہ کے بیان کی سخت مذمت کرتی ہے۔

انصار الاسلام مستونگ کا عزم

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مستونگ میں زیر صدارت سپہ سالار انصار الاسلام محمد حیات آسی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں نائب سپہ سالار عبدالسلام عارف نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان صرف اور صرف اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ انتخابی دور میں یہاں کے سیاسی رہنماؤں نے اپنی تقریروں میں قوم کے ساتھ اسلامی نظام رائج کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اس کے بعد حکومت بلوچستان نے صوبہ بھر میں قانونی کمیشن کے ذریعہ عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے دورہ کرایا تو عوام نے بحمداللہ ۹۹ فیصد نظام شرعی کے حق میں رائے دی۔ اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ فوراً اسلامی اصلاحات نافذ کرے۔ ورنہ انصار الاسلام خاموش تماشائی کا کردار ادا نہیں کر سکتی۔ انہوں نے جناب مفتی اعظم وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد مفتی محمود صاحب کو ان اسلامی اصلاحات کے اجراء پر خراج تحسین پیش کیا۔

جمعیۃ سلیمی تحصیل چارسدہ کا انتخاب

امیر	مولانا محمد داؤد صاحب
نائب امیر	حاجی سمیع الدین صاحب
ناظم اعلیٰ	حاجی مصلح الدین صاحب
نائب ناظم	فضل داور صاحب

ناظم مالیات غفران الدین صاحب۔ خازن تاج محمد خانصاحب ممبران۔ آزاد میر صاحب، ظہیر الدین صاحب۔ گل صاحب۔ واضح ہو کہ مندرجہ بالا حضرات نے قیوم لیگ سے استعفیٰ دے کر بمعہ سارے محلہ کے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ ترناب کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ کا اجلاس بمقام ترناب مسجد سید صفی اللہ صاحب میں منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مولانا عبدالصمد صاحب امیر جمعیۃ شولگرہ نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد مولانا فضل مولیٰ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل چارسدہ، مولانا عبدالصمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شولگرہ ترناب مولانا محمد زکریا صاحب نائب امیر جمعیۃ شولگرہ نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اب چونکہ بفضل تعالیٰ آئین سمجھوتہ ہو چکا ہے اور تمام جماعتوں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ لہذا مناسب ہے کہ وزیر داخلہ عبدالقیوم خاں اور وزیر ایجوکیشن محمد حیات اب صوبہ سرحد کی حکومت کے خلاف بیہودہ پروپیگنڈا بند کریں۔ ورنہ اس کی ذمہ داری مرکز پر ہوگی اور نیز مندرجہ بالا حضرات نے متفقہ طور پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اور مولانا غلام غوث ہزاروی کو مبارکباد پیش کی۔ (محمد شریف ناظم عمومی جمعیۃ شولگرہ)

جمعیۃ جمعیت کیمل پور کا انتخاب

امیر جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ والی تحصیل پنڈی گھیب ضلع کیمل پور شیخ الحدیث حضرت مولانا نور محمد صاحب اور ناظم جمعیۃ مولانا عبدالرزاق صاحب کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا جس میں ناظم جمعیۃ حضرت مولانا عبدالرزاق نے جمعیۃ علماء اسلام کی پالیسیوں پر روشنی ڈال کر اس کی وابستگی پر زور دیا۔ جمعیۃ کی تشکیل نو ہوئی اور درج ذیل عہدہ داران منتخب ہوئے۔

امیر جعفر اعظم خاں صاحب۔ نائب امیر ملک مہر خاں ناظم اعلیٰ جناب اورنگ زیب صاحب۔ ناظم گل خاں صاحب خازن (مولانا) سردار احمد حاصل پوری۔

پنجن کسانہ میں قرارداد مذمت

جمعۃ الوداع کے موقع پر اہلیان پنجن کسانہ نے جو جامع مسجد میں سینکڑوں کی تعداد میں جمع تھے۔ حکومت کے اس فیصلہ کی شدید مذمت کی ہے اور اسے جلد از جلد منسوخ کرنے کی درخواست کی ہے۔ جس میں اہلسنت والجماعت اور اہل شیعہ دونوں فرقوں کو دینیات کے نصاب میں برابر حیثیت دی گئی ہے۔ اور ان کا نصاب مشترکہ بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ ملک پاکستان میں اہل سنت کی اکثریت ہے کہ اہل شیعہ اقلیت ہیں۔ لہذا ان کے حقوق مذہبی معاملہ منصفانہ برابر نہیں ہو سکتے۔ اگر حکومت نے اپنا یہ فیصلہ تبدیل نہ کیا تو اس کا شدید ردعمل ملک وملت کی سالمیت کے لئے سخت خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔

(قاری محمد اختر امیر جمعیۃ پنجن کسانہ)

سرحد حکومت دینی مدارس بند کرے

عید الفطر کا یہ اجتماع عید گاہ مدرسہ دارالفیض کنڈہ کوٹ کی حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ پاکستان کا ہر شہری باعزت حیثیت رکھتا ہے۔

(۱) ضلع ہیبکیٹ آباد میں آج کل گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ اور عام افواہ ہے کہ آئندہ بھی کافی گرفتاریاں ہوں گی۔ حکومت کو ایسی انتقامی کارروائیوں سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ عوام انتشار سے بچ کر امن اور سلامتی کی زندگی بسر کریں، اور حکومت بدنامی سے بچ جائے۔

(۲) مدرسہ دارالفیض کنڈہ کوٹ اور دیگر مدارس کو جو زمین میر صبح صادق خاں کھوسہ نے وقف کی ہے، اس زمین کی پیدائش حکومت نے اپنی تحویل میں لے لی ہے اور مدارس سخت مالی مشکلات سے دوچار ہیں۔ لہذا حکومت کو چاہیئے کہ ان اسلامی اداروں پر مذہبی ہمدردی کر کے اس زمین کی پیدائش مدارس کو دے دے۔

(۳) گدو تھرمل کے مزدوروں سے انصاف کا برتاؤ کیا جائے۔

(۴) تحصیل کنڈہ کوٹ کے کاشتکاروں سے ناانصافی کی گئی ہے۔ ان کی درخواستوں، داد فریاد پر سخت توجہ دی جائے

جمعیۃ علماء اسلام آزاد جموں وکشمیر کی طرف سے مفتی محمود کو زبردست خراج تحسین

کراچی۔ جمعیۃ علماء اسلام آزاد جموں وکشمیر کے دو مرکزی رہنماؤں مولانا امیر الزمان خاں اور مولانا محمد اسحاق خاں نے جو آج کل کراچی کے ایک مختصر دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ یہاں کے اخبارات کے لئے جاری کردہ اپنے ایک مشترکہ بیان میں حالیہ آئینی سمجھوتے کا پرجوش خیر مقدم کرتے ہوئے اسے تاریخ پاکستان میں ایک بے مثال کارنامہ اور سنگ میل قرار دیا۔ کیونکہ اس سے جہاں سرزمین بے آئین کو عرصہ بعد ایک جمہوری آئین نصیب ہوگا۔ وہاں موجودہ اضطراب وبے چینی، اور افراتفری وکشمکش کی فضا کا بھی خاتمہ ہوگا اور ملک کو استحکام نصیب ہوگا۔ جو بلاشبہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے لیڈروں کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ اور ان کی حب الوطنی، رواداری، احترام باہمی اور قوت برداشت جیسی عظیم صفات کا آئینہ دار ہے۔ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے ان دونوں لیڈروں نے خصوصیت کے ساتھ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو اور قائد جمعیۃ جناب مفتی محمود کو زبردست خراج تحسین پیش کیا کہ صدر مملکت کی کوششوں سے آئینی سمجھوتہ ہوا۔ اور مفتی محمود نے اپنی بااثر شخصیت، بے پناہ سیاسی بصیرت اور پرخلوص لگن و سعی مسلسل سے بالآخر جمعیۃ علماء اسلام کے اس موقف کو تسلیم کروالیا کہ اسلام کو ملک کا سرکاری مذہب قرار دیا جائے۔ صدر مملکت کا مسلمان ہونا لازمی ہو اور عقیدہ ختم نبوت کو مسلمان کی تعریف میں لازمی شرط کے طور پر شامل کیا جائے۔ جو بلاشبہ آپ کا ایک عظیم کارنامہ اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی قابل فخر فتح ہے۔

گورنر پنجاب کا ایک مستحسن اقدام

حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن نے گورنر پنجاب غلام مصطفےٰ کھر کے اس اقدام کو انتہائی مستحسن اقدام قرار دیا ہے کہ انہوں نے گوجرانوالہ کے ایک اے ایس آئی کی ڈاکوؤں کے ساتھ مقابلہ میں شہید ہونے پر ان کے گھر جا کر تعزیت کی اور اس کے پسماندگان کو معقول معاوضہ دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے توقع کی کہ وہ دیگر جرائم کے انسداد کے سلسلہ میں بھی اسی طرح توجہ اور محنت سے کام لیں گے۔

کارکنان جمعیۃ علماء اسلام سے اپیل

حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب پسروری امیر جمعیۃ علماء اسلام لاہور ڈویژن وخطیب شاہی مسجد پسرور نے نماز عید کے موقع پر پسرور و مضافات پسرور کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین کی بنیاد ہے

حضرت مفتی صاحب نے تمام اراکین وممبران جمعیۃ سے اپیل کی کہ وہ آئین کے اس تدوین کے دور میں پوری قوت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی آواز اٹھائیں اور حکومت سے منظور کرائیں۔

حضرت مفتی صاحب نے اسلام کی اشاعت اور سربلندی کے سلسلہ میں قائد جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب کی کوششوں کو سراہا اور خاص طور پر آئین میں عقیدہ ختم نبوت کو شامل کرانے پر ان کی بے حد توصیف فرمائی۔

خطبہ کے آخر میں حضرت مفتی صاحب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فرقہ مرزائیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے ارتداد کو ممنوع قرار دیا جائے اور تمام کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ اس مطالبہ کو ہزاروں افراد نے بالاتفاق منظور کیا اور اس کی بھرپور حمایت کی۔

ماسٹر الطاف الرحمٰن کو صدمہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام کے ایجنٹ ماسٹر سید الطاف الرحمٰن ساہی وال کے چھوٹے بچے کا انتقال ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ نیز بچے کو ان کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

وفات حسرت آیات

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب ڈیروی کے والد ماجد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام مسلمانان عموماً اور قارئین ترجمان اسلام سے خصوصاً ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

حاجی عبدالرحیم کو صدمہ

حاجی عبدالرحیم صاحب نائب امیر تبلیغی جماعت سنگر مشین ایجنسی شورکوٹ روڈ کے مالک کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ بہت نیک اور صوم وصلوات کی پابند تھیں۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(شبیر احمد منیر)